نمبر ۱۲۷ | مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۳۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ر ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳ر اپریل۔ بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل بعد نماز عصر بخار ہو گیا۔ اور رات بھر جسم میں درد۔ اور بے چینی کی وجہ سے تکلیف رہی۔ آج صبح ٹمپریچر ۳ء۱۰۰۔ اور دوپہر کے وقت ۵ء۱۰۰۔ تھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین علیہا السلام اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ چند روز کے لئے بغرض تبدیلی آب و ہوا لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سلسلہ کے ایک کام کے لئے پشاور تشریف لے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وفاتِ مسیحؑ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

(فرمودہ ۲۵ر اپریل ۱۹۰۳ء)

"اگر کوئی صاف دل اور بے تعصب ہو کر ہمارے دلائل سُنے۔ تو اس کو معلوم ہو جائے۔ کہ درحقیقت ہم حق پر ہیں۔ ہمارا۔ ان کا اختلاف ہی کیا ہے۔ مسیح کی حیات ممات کا ہی مسئلہ ہے۔ اور یہ ایسا صاف ہے۔ کہ اس میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں پڑتی۔ شروع سے یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے۔ اور وفات مسیح اکثر اکابران ملت کا مذہب ہے۔ صحابہ کا یہی مذہب تھا۔ رہا حضرت عیسٰی کا احیائے موتیٰ۔ اس میں روحانی احیاءِ موتیٰ کے تو ہم بھی قائل ہیں۔ اور ہم مانتے ہیں کہ روحانی طور پر مردے زندہ ہوا کرتے ہیں۔ اور اگر یہ کہو۔ کہ ایک شخص مر گیا۔ اور پھر زندہ ہو گیا۔ یہ قرآن شریف یا احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ اور ایسا ماننے سے پھر قرآن شریف اور احادیث نبوی گویا ساری شریعت اسلام ہی کو ناقص ماننا پڑیگا۔ کیونکہ رد الموتیٰ کے متعلق مسائل نہ قرآن شریف میں بیان ہیں۔ نہ [illegible] نے کہیں ان کی صراحت کی ہے۔ اور نہ فقہ میں کوئی بات اس کے متعلق [illegible] غرض کسی نے بھی اسکی تشریح نہیں کی۔ اس طرح پر یہ مسئلہ بھی صاف [illegible] پھر ان کا جانور بنانا ہے۔ سو اس میں بھی ہم اس بات کے تو قائل ہیں [illegible] روحانی طور سے معجزہ کے طور پر درخت بھی ناچنے لگ جائے۔ تو ممکن ہے۔ مگر [illegible] انہوں نے چڑیاں بنا دیں۔ اور انڈے بچے دیدیئے۔ اسکے ہم قائل نہیں ہیں [illegible] اور نہ قرآن شریف سے ایسا ثابت ہے۔ ہم کیا کریں۔ ہم اس طور پر ان باتوں [illegible] مان ہی نہیں سکتے۔ جس طرح پر ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف [illegible] اسکے خلاف ہے۔ اور وہ ہماری تائید میں کھڑا ہے!!" (الحکم ۳۰ر اپریل [illegible]

اخبار احمدیہ

فروخت اراضی

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اخراجات آبادی اراضیات سندھ کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لئے بعض بعض قطعات اراضی جن میں سے بعض پر دوکانات اور بعض پر دوکانات و مکانات ہر دو بن سکتے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ وہ افسر جائداد سے خط و کتابت کریں۔

افسر جائداد۔ قادیان

سپاس تعزیت

میں امداد مظلومان کشمیر کے لئے ضلع منٹگمری میں دورہ کر رہا تھا۔ کہ میرا ایک بچہ نمونیا سے بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ بچہ کی بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان نے بڑی ہمدردی فرمائی۔ حضرت ام المومنین اور حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود قدم رنجہ فرمایا۔ جس کے لئے ان کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔ جن دوستوں نے تعزیت کے خطوط لکھے۔ ان کا نیز میری عدم موجودگی میں تیمار داری کرنے والوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خاکسار احمد دین۔ زرگر قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ احباب میرے قرضہ کی ادائگی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرشید نوشہرہ ککے زئیاں

۲۔ مخالفین نے محض احمدی ہونے کی وجہ سے مجھ پر اتہام لگا کر افسران محکمہ کے پاس شکایت کر رکھی ہے۔ جس کی تحقیقات بھی ہو چکی ہے۔ فیصلہ بھی عنقریب ہونے والا ہے۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار عطا محمد معز الدین پور ضلع انبالہ۔

۳۔ ملک محمد ہاشم خاں صاحب بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خداوند کریم صحت عطا کرے۔ خاکسار ملک محمد خاں۔ از کھیوڑہ۔

۴۔ میرے والد صاحب کو بلا وجہ ہیڈ ماسٹری کے عہدہ سے تنزل کر دیا گیا ہے۔ احباب بحالی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اقبال چک ۸۶ ع۔

۵۔ میں تمام احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشے۔ اور میری مشکلات کو اپنے فضل و کرم سے حل کرے۔ خاکسار عبد العزیز نوشہرہ ککے زئیاں

۶۔ بھائی دین محمد صاحب مشکلات میں ہیں۔ احباب دردِ دل سے مخلصی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ۔ موگا۔

۷۔ میری بیوی عرصہ تقریباً تین ماہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار۔ بدر الدین۔ از فیض اللہ چک۔

۸۔ بندہ کا بی۔ اے کا امتحان شروع ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار۔ عبد الرحمٰن۔ دار الفضل۔ قادیان۔

۹۔ برادرم سید ممتاز علی صاحب و خواجہ احمد صادق صاحب امسال ایف۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ضیاء الدین۔ از لاہور۔

۱۰۔ خاکسار مدت مدید سے متعدد امراض میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید مشتاق احمد سوہگر ڈی از قادیان۔

۱۱۔ میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ دیر سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار۔ محمد بشیر آزاد۔ انبالہ شہر۔

۱۲۔ میرے مکرم دوست و رشتہ دار صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار حاجی اللہ بخش چندر کے منگولے۔

۱۳۔ میرے چھوٹے بھائی عام طور پر بیمار رہتے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبد السلام قادیان

۱۴۔ میرے لڑکے کی امتحان ایف۔ ایس۔ سی میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد حسین شاہ از جگراؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجٹ کمیٹی کے ممبران سے گزارش

مندرجہ ذیل احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں بجٹ کمیٹی کا ممبر مقرر فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خود بھی اس کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت فرمائیں گے۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۵ مئی کو بعد از نماز جمعہ منعقد ہو گا۔ اور کوشش ہو گی۔ کہ اسی رات بیٹھ کر کام ختم کر دیا جائے۔ ورنہ دوسرے دن شام کی گاڑی کے وقت تک انشاء اللہ کام ختم کر دیا جائے گا۔ احباب کو بروقت پہونچ جانا چاہیئے۔

۱۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن۔ رہتک
۲۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب ۔ لاہور
۳۔ چودھری غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر
۴۔ چودھری نور الدین صاحب۔
۵۔ چودھری نعمت خاں صاحب سینیر سب جج۔ جالندھر
۶۔ پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ۔ فیروزپور۔
۷۔ بابو قاسم دین صاحب ۔ سیالکوٹ
۸۔ بابو عبد الحمید صاحب ۔ شملہ
۹۔ خانصاحب فرزند علی صاحب ۔ قادیان
۱۰۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ۔ قادیان
۱۱۔ میر محمد اسحاق صاحب ۔ قادیان
۱۲۔ ناظر صاحب بیت المال ۔ قادیان
۱۳۔ محاسب صاحب۔ ۔ قادیان
۱۴۔ راجہ علی محمد صاحب
۱۵۔ چودھری غلام حسن صاحب۔
۱۶۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ بوتالوی۔

خاکسار۔ یوسف علی۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مسٹر جارڈین سپیشل کمشنر ریاست جموں کو سٹیشن لاہور پر الوداع

مسٹر ایل۔ ڈبلیو۔ جارڈین سپیشل کمشنر ریاست جموں و کشمیر ریاست میں اپنے تقرر کی میعاد ختم کرنے کے بعد رخصت پر ولایت جاتے ہوئے ۲۰ اپریل کو لاہور پہونچے۔ جہاں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جو نمائندہ کشمیر کمیٹی کی حیثیت سے متعدد بار مسٹر جارڈین سے اہم معاملات کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ اور دوستانہ مراسم قائم ہو چکے تھے۔ معہ اپنے دوستوں۔ اور ممبران کشمیر کمیٹی کے لاہور کے سٹیشن پر ملاقات کی۔ اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے مسٹر جارڈین بھی نہایت تپاک سے ملے۔ نہایت ناگوار حالات میں خوشگوار ملاقاتوں کی یاد کے تازہ ہونے پر مسرت کا اظہار کیا۔

مسٹر جارڈین نہایت خوبی اور دیانت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والے افسر ہیں۔ اور انہوں نے ریاست کشمیر کی نہایت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اپنے پیچھے بہت اچھی یاد چھوڑی ہے۔

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام طفیل احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار کریم بخش۔ علی پور۔ ملتان۔

دعائے مغفرت

۱۔ میرا لڑکا چودہ اپریل کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد افضل خاں۔ راولپنڈی

۲۔ برادرم نور محمد صاحب ۵۔ اپریل کو انتقال کر گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار نور الدین۔ امیہال

مصباح کے وی۔ پی

مصباح کی نئی جلد ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۲ء سے شروع ہے۔ تاحال خریداران مصباح سے سال رواں کا چندہ وصول نہیں ہوا مجلس مشاورت کا انتظار تھا۔ اس کے گزرنے پر اب یکم مئی کا مصباح سب خریداران مصباح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

پنجاب کے زمینداروں اور کاشتکاروں کا قرضہ

سودخوار ساہوکاروں کے پنجہ سے زمینداروں کو رہائی دلانے کی ضرورت

ایک عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ پنجاب کے زمینداروں اور کاشت کاروں کو سودخوار مہاجنوں اور بنیوں نے سود در سود کے ذریعہ قرض کے جس خوفناک جال میں پھنسا رکھا ہے۔ اس سے انہیں نجات دلائی جائے۔ تاکہ ان کی سر توڑ اور خون و پانی ایک کر دینے والی محنت و مشقت کی کمائی سودخوار لوگ گھر بیٹھے سمیٹ کر انہیں مفلوک الحال نہ بناتے رہیں۔ اور اس طرح ان کی کام کرنے کی طاقت کو کچل کر ملک کی خوشحالی کو تباہی و بربادی میں تبدیل کرنے سے باز رہیں۔

قرضوں کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

اس غرض کو پیش نظر رکھتے ہوئے پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے ایک تحقیقاتی کمیٹی اس لئے مقرر کی تھی۔ کہ وہ دیہاتی قرضوں کے متعلق رپورٹ پیش کرے۔ حال میں جب اس کمیٹی کی رپورٹ کونسل میں پیش ہوئی۔ تو زمیندار پارٹی نے جس میں مسلمان۔ ہندو۔ اور سکھ زمیندار شامل ہیں۔ اس رپورٹ کی سخت مذمت کرتے ہوئے اس کی تجاویز کو زمینداروں کے لئے غیر مفید اور نقصان رساں قرار دیا۔ اور ایک ممبر نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ میں حکومت کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ زمینداروں کی حفاظت نہ کر سکی۔ تو وہ وقت آنے والا ہے۔ جب زمینداروں کو اپنی حفاظت اپنے ہاتھوں سے کرنی پڑے گی۔ اس کمیٹی کی سفارشات اس اتحاد کا نتیجہ ہیں۔ جو ایک سرمایہ دار حکومت کے نمائندوں نے اس ملک پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے یہاں کی سرمایہ دار اقوام کے ساتھ کر رکھا ہے۔“

زمینداروں کی مجبوریاں

زمینداروں کا وہ طبقہ جس کی سودخواروں نے نہایت ہی قابل رحم حالت بنا رکھی ہو۔ جو سب سے زیادہ محنت و مشقت کرنے کے باوجود سب سے زیادہ افلاس اور تنگدستی کا شکار ہو رہا ہو جس کی عزت و آبرو۔ اور جان و مال پر بنیوں نے قبضہ کر رکھا ہو جو حکومت کے محاصل کی نسبت کئی گنا زیادہ سالانہ سود مہاجنوں کو ادا کرنے کے لئے مجبور ہونے کی وجہ سے ان کی غلامی میں زندگی بسر کر رہا ہو۔ اور جسے اس مصیبت سے نجات پانے کی کوئی صورت نہ نظر آتی ہو۔ اس کی طرف سے اس قسم کے خیالات کا اظہار کوئی غیر معمولی بات نہیں۔

زمینداروں کے ذمہ قرض کی رقم

ذرا خیال تو کیجئے۔ پنجاب میں زمینداروں کے ذمہ ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ سودخواروں کا قرض ہے۔ جو سارے صوبہ کی سرکاری آمدنی سے بارہ گنا زیادہ ہے۔ اور اس پر جس قدر سالانہ سود کا اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ بھی صوبہ کی سرکاری آمدنی کے مقابلہ میں دوگنا ہے۔ پھر یہ اندازہ ۱۹۲۹ء کا ہے۔ جس میں اس وقت تک بہت کچھ اضافہ ہو چکا ہے۔ جو طبقہ اس طرح قرض کے آہنی پنجہ میں گرفتار ہو۔ اسے جب مسلسل چیخ و پکار کے باوجود اپنے بچاؤ کی کوئی راہ دکھائی نہ دے۔ تو اس میں بے چینی اور بے اطمینانی کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ اور حکومت کو کسی صورت میں بھی اسے بے وقعت سمجھ کر نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔

زمینداروں کی تباہ حالی

حکومت کو اچھی طرح علم ہے۔ کہ کئی سالوں سے زمینداروں کے لئے سرکاری لگان اور دیگر واجبات کی ادائگی کس قدر مشکلات کا موجب بن رہی ہے۔ اور حکومت کو باوجود خود مالی مشکلات میں مبتلا ہونے کے زمینداروں کو رعایات دینی پڑی ہیں۔ ایسی صورت میں حکومت کی نسبت دوگنی رقم سودخواروں کو ادا کرنا زمینداروں کے لئے جس قدر ناممکن ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لیکن افسوس کہ حکومت نے ابھی تک اس بارے میں زمینداروں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور سودخواروں کو کھلی اجازت دے رکھی ہے۔ کہ جس طرح چاہیں۔ ان کا خون چوستے رہیں۔ حکومت کو ایک طرف تو زمینداروں کی حالتِ زار کو دیکھنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف یہ خیال کرنا چاہئے کہ ساہوکاروں نے زمینداروں کو قرض کے جس جال میں پھنسا رکھا ہے۔ اس کی گرہیں اگر حکومت کے ناخنِ تدبر نے نہ کھول دیں تو اس کا روز بروز زیادہ مضبوط ہوتے جانا لازمی ہے۔ اور زمینداروں کی کلیتہً تباہی یقینی۔

سودخواروں کی بے رحمی

زمینداروں کے کثیر قرض کی اصل رقم کا ادا کرنا تو الگ رہا۔ ان میں سالانہ سود ادا کرنے کی بھی ہمت نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جسے اصل رقم قرار دیا جاتا ہے۔ وہ بھی سود در سود کا مجموعہ ہے۔ اور ساہوکار اصل رقم کے مقابلہ میں بہت زیادہ وصول کر لینے کے باوجود ان کی گلو خلاصی نہیں کرتے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ بوجھ ان پر ڈالتے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ جس قدر بے رحمی سے کام لے رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ بجائے اس کے کہ زمینداروں کو نانِ شبینہ تک محتاج بنا دینے اور ان کے خون کا قطرہ قطرہ چوس لینے کے بعد ان کے دل میں [illegible] حال زمینداروں کے متعلق ہمدردی کا کوئی شائبہ پیدا ہو۔ ان کی طرف سے ایک طرف تو حکومت پر زور ڈالا جا رہا ہے۔ کہ وہ ان کے قرضوں کی وصولی کا انتظام کرے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے آپ کو قرضداروں کے بہت بڑے محسن قرار دے رہے ہیں۔

سودخواروں کا احسان

”ملاپ“ (۱۸-اپریل) لکھتا ہے:۔

”جن ساہوکاروں نے بوقت ضرورت زمینداروں کی امداد کی ہے۔ انہیں بُرے الفاظ سے یاد کرنا احسان فراموشی [illegible]“

لیکن اس ”بوقت ضرورت“ کی تشریح جو خود ”ملاپ“ نے کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ساہوکاروں نے اپنے گھر بھر [illegible] اور زمینداروں کو تباہ کرنے کے لئے کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ ”ملاپ“ لکھتا ہے:۔

”یہ زمینداروں اور کاشت کاروں کی اپنی فضول خرچیاں ہیں۔ جنہوں نے انہیں قرضہ کی دلدل میں پھنسا رکھا ہے۔ [illegible] شادیوں پر اتنا روپیہ برباد کیا جاتا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ جو لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔ اور زمینداروں کے ساتھ تعلقات رکھتے ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ زمینداروں کے اندر فضول خرچی نے کتنا گھر کر لیا ہے۔ بعض نے تو عیش ہی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے۔ جو بھلے لوگ ہیں۔ وہ بھی [illegible]

اور شادیوں پر اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور برادری میں ناک رکھنے کی خاطر ساری عمر کے لئے ناک کٹوا لیتے ہیں"

زمینداروں کی فضول خرچیاں اور ساہوکار

فضول خرچیوں میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے زمیندار بھی انتہائی مذمت کے مستحق ہیں۔ اور کوئی عقلمند ان کی ایسی حرکات کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ لیکن اس کی ذمہ داری سے وہ ساہوکار بھی بری نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ جو دیدہ دانستہ زمینداروں کے لئے فضول خرچیوں کے سامان مہیا کرتے ہیں۔ اور تھوڑی سی رقم ضرورت کے لئے نہیں۔ بلکہ فضول خرچی کے لئے دے کر ساری عمر کی غلامی کا پٹہ ان کے گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ نہ صرف ان کے گلے میں۔ بلکہ ان کی نسلوں کے گلے میں بھی۔ زمینداروں کو عام طور پر انہی حالات میں قرضہ دیا جاتا ہے۔ بلکہ طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر اور جھوٹی ترغیبیں کر کے انہیں قرضہ کے جال میں پھنسانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور پھر تھوڑی بہت رقم دے کر اس وقت تک واپس نہیں لی جاتی جب تک سود در سود کے ذریعہ وہ بار گراں نہ بن جائے۔ اس وقت بھی سود وصول کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ اور اصل رقم قائم رکھی جاتی ہے

حکومت کا فرض

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے قرضوں کو جائز ضروریات کے ماتحت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ ایک سرمایہ دار قوم کا نہایت خطرناک حملہ ہے۔ جو زمینداروں اور کاشتکاروں پر کیا گیا۔ اس کی روک تھام کرنا حکومت کا فرض ہے ؛

حالات نہایت نازک ہو چکے ہیں۔ اور روز بروز ان کی نزاکت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت پنجاب کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اور جلد سے جلد ایسا قانون پاس کر دینا چاہیئے۔ جس کے رُو سے نہ صرف مدتوں کے قرضے شیطان کی آنت کی طرح بڑھتے رہنے سے رک جائیں۔ بلکہ قرض کی وہ اصل رقوم جن کے مقابلہ میں قرضدار بہت زیادہ ادا کر چکا ہو۔ انہیں کالعدم قرار دیدیا جائے۔ جب تک یہ صورت اختیار نہ کی جائے گی۔ زمیندار اور کاشت کاروں کو ساہوکاروں کے پنجۂ ستم سے رہائی حاصل ہو سکے گی ؛

سول نافرمانی کی مذمت کی قرارداد

نیشنل لبرل فیڈریشن نے اپنے حال کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں سول نافرمانی کی مذمت کی قرارداد منظور کی۔ اور صاف الفاظ میں یہ قرار دیا گیا۔ کہ ہر قسم کی سول نافرمانی غیر آئینی ہے۔ اگرچہ آئینی [illegible] کار طویل۔ اور تھکا دینے والا ہے۔ لیکن صحیح ہی ہے ؛

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کانگرس کی سول نافرمانی کی تحریک اب دم توڑ چکی ہے۔ اور اس کے نقصانات اس تحریک کے حامیوں پر بھی اچھی طرح واضح ہو رہے ہیں۔ اس صورت میں کیا یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ گاندھی جی بھی اپنی ہٹ سے باز آ جائیں۔ اس تحریک کو مُردہ سمجھ کر اسے دفن کر دیں۔ اور جیلخانہ سے نکل کر ملک کے لئے کوئی مفید خدمت سرانجام دیں ؛

بدھلاڈا کے حادثہ کے متعلق پولیس کی جدوجہد

آخر بدھلاڈا کے مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے والے قاتل جنہوں نے ۱۴ مسلمان مردوں اور ایک عورت کو آناً فاناً قتل کر دیا تھا۔ اور دس کو زخمی کر کے بھاگ گئے تھے۔ ان کا کچھ نہ کچھ سراغ پولیس کو کئی ماہ کی تگ و دو کے بعد مل ہی گیا۔ اور علاقہ تھانہ ضلع فیروزپور کے ایک گاؤں کلیان میں دو مجرموں کی موجودگی کی اطلاع پا کر جب پولیس وہاں پہونچی۔ تو انہوں نے اسلحہ سے پولیس کا مقابلہ کیا۔ اس طرح ان میں سے ایک تو مارا گیا۔ اور دوسرے کو زندہ گرفتار کر لیا گیا ؛

اتنے بڑے حادثہ کے بعد جس کی گونج متواتر سات ماہ تک پنجاب میں بلند ہوتی رہی۔ مجرموں کا پنجاب اور ریاست پٹیالہ کی پولیس کی انتہائی جدوجہد کے باوجود روپوش رہنا۔ اور اب بھی بقیہ مجرموں کا ہاتھ نہ آنا بتاتا ہے۔ کہ ان کو پوشیدہ رکھنے میں ان لوگوں کی کوششیں کام کر رہی تھیں۔ جن کے ایما۔ اور اشارہ پر انہوں نے نہتے۔ اور بے خبر مسلمانوں پر حملہ کر کے ان کا قتل عام کیا تھا۔ اس وقت اس بات کا پتہ لگانا تو شاید مشکل ہو۔ کہ یہ مجرم کہاں کہاں روپوش رہے۔ اور کن کن لوگوں کی امداد انہیں حاصل رہی۔ لیکن جس گاؤں سے ان کی گرفتاری عمل میں آئی ہے وہاں کے غیر مسلموں کا انہیں اپنی پناہ میں رکھنے۔ اور ان کے متعلق حکومت کو اطلاع نہ دینے کا جرم تو ظاہر ہے۔ ان کے متعلق ضرور سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہیئے۔ اور ان کے ذریعہ ساری سازش کو پایہ ثبوت تک پہونچانے کی کوشش کرنی چاہیئے ؛

ہمیں امید ہے۔ کہ پنجاب پولیس کے وہ افسر جنہیں اس حادثہ کی تحقیقات پر لگایا گیا ہے۔ اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے پوری کوشش اور سعی سے کام لیں گے۔ تا کہ مظلوم۔ اور ستم رسیدہ لوگوں کے کچھ تو آنسو پونچھے جائیں ؛

اچھوتوں میں تبلیغ اسلام

مسٹر خالد لطیف گابا نومسلم بیرسٹر ایٹ لاء نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے اس سال کے جلسہ میں اچھوتوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ ایک طرف تو اچھوتوں پر یہ واضح کیا۔ کہ "عمر بھر اچھوت پن کا طوق ان کی گردن میں پڑا رہتا ہے۔ جس سے انہیں کوئی مفر نہیں۔ اور کٹر ہندو عقائد کے رُو سے ان کی ابھی پیدا ہونے والی نسلیں بھی ابدالآباد تک اچھوت ہی رہیں گی" اور دوسری طرف یہ پیغام پہونچایا۔ کہ "جونہی اچھوت اللہ تعالیٰ۔ اور اس کے پاک رسول پر ایمان لے آئیں گے۔ اسی وقت ہر مسلمان انہیں اپنی برادری میں جگہ دے دیگا۔ اور ہر لحاظ سے انہیں اپنے برابر تصور کرنے لگے گا" ؛

یہ دونوں باتیں بالکل درست اور صحیح ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ اچھوت اقوام ذلت وادبار کے انتہائی درجہ پر پہنچی ہوئی ہیں۔ اور ان کو اسی حالت میں رکھنے کے لئے نہایت وسیع پیمانہ پر ایک مالدار اور چالباز قوم نے جال پھیلا رکھا ہے۔ کیا ایک جلسہ میں ان باتوں کا ذکر کر دینا یا چند اخباروں میں شائع کرا دینا کوئی نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے ایسے جوانمرد جو خود تعلیم اسلام سے واقف ہوں۔ اس ارادہ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ کہ اچھوتوں کے پاس جا جا کر پوری کوشش اور سعی سے دعوت اسلام دیں۔ اور انہیں ذلت وادبار کے گڑھے سے نکالنے کے لئے دیوانہ وار کام کریں۔ جب تک ایسے لوگ کام نہ کریں۔ صرف پیغام شائع کر دینے سے کچھ نہیں ہو سکتا ؛

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسے اصحاب ہیں۔ جو اسی رنگ میں اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ مسلمان اگر چاہیں تو جماعت احمدیہ کے اس نظام میں شریک ہو کر کام کر سکتے ہیں۔ یا پھر احمدی مبلغوں کو ضروری امداد دے کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں ؛

ہندو عورتوں کی حالت

ابھی چند ہی دن ہوئے "پرتاپ" نے یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ عورتوں کو جو عزت ہندوؤں میں حاصل ہے۔ وہ مسلمانوں میں نہیں۔ اس دعوے کو پرکھنے کے لئے دیگر امور کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک ہندو اخبار "گورو گھنٹال" (۸ اپریل) کی ہی چند سطور پیش کی جاتی ہیں۔ جو لکھتا ہے:-

"سہاگنوں کا ایک طبقہ جو بدقسمتی سے کسی معمولی نقص کے سبب اپنے پتیوں سے تیاگی گئی ہیں۔ اور عمر بھر بیوگی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے۔ کیونکہ جو پرش ان ابلاؤں پر ظلم روا رکھتے ہیں۔ وہ خود تو دوسرا بیاہ کر کے آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن یہ معصوم اور انجان دیویاں اندر ہی اندر گھل گھل کر جان کھو دیتی ہیں"

یہ ہے وہ عزت اور آرام جو عورت کو ہندو دھرم میں حاصل ہے ؛

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ترقیات کا ملنا حقیقی ایمان کے نتیجہ میں ضروری ہے

۱۸ اپریل ۱۹۳۳ء

بعد نماز ظہر

جناب مرزا محمود بیگ صاحب گوجرہ کی لڑکی ناصرہ بیگم کے نکاح کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل خطبہ پڑھا

انسان اپنے تمام کاموں میں اس بات کو محوظ رکھتا ہے۔ کہ اسے کامیابی حاصل ہو۔ اکثر لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر

جائز ذرائع

سے انہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو۔ تو ناجائز ذرائع اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تا کہ کسی نہ کسی طرح ان کو اپنا مقصد حاصل ہو جائے۔ اسلام نے اس انسانی خواہش کو بھی باقی خواہشات کی طرح کنٹرول کیا ہے۔ یعنی حدبندی میں مقید کیا ہے۔ برخلاف دوسرے مذاہب کے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ انسان کے لئے

دنیوی ترقی

اور دنیوی آرام و آسائش کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسے دکھ اور تکلیف میں رہنا چاہیئے۔ اسلام نے اس کو رد کیا ہے۔ اور یہ بات تسلیم کی ہے۔ کہ دنیوی نعمتیں بھی

خدا کا فضل

ہیں۔ اور ان کا حصول نیکی کے منافی نہیں ہے۔ لیکن دوسری طرف اسلام نے یہ بھی قرار دے دیا ہے۔ کہ کامیابی وہ نہیں جسے کوئی انسان اپنے محدود اور ناقص علم سے تجویز کرتا ہے۔ اسلام بتاتا ہے۔ بہت سی حالتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انسان انہیں کامیابی سمجھتا ہے۔ لیکن دراصل وہ کامیابی نہیں بلکہ ناکامی اور تنزل ہوتا ہے۔

اصل کامیابی

اسی چیز میں ہوتی ہے۔ جو انجام میں اچھی ہوتی ہے۔ درمیانی اور عاجل کامیابی حقیقی کامیابی نہیں ہوتی۔ اس حدبندی کے بعد اسلام کہتا ہے۔ اگر یہ بات تم اچھی طرح سمجھ لو۔ اور اپنے اندر یہ اصلاح پیدا کر لو۔ تو پھر ہمارا ذمہ ہے۔ کہ ہم سچے مومن کو اس کے مقصد میں کامیاب کریں۔ اگر کوئی کامیابی کے معنے درمیانی اور

عارضی خوشیاں

سمجھتا ہے۔ تو یہ چونکہ کامیابی نہیں۔ اس لئے اس میں ہم اس کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ جس طرح ایک ہوشیار اور عقلمند دوست نقصان رساں طریق عمل سے اپنے دوست کو روکتا ہے۔ اور اگر وہ نہ رکے۔ تو خود اس کا ساتھ نہیں دیتا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی کہتا ہے۔ ایسی خواہشات جن کے پورا ہونے میں وقتی طور پر لذت پائی جائے۔ لیکن ان کا انجام اچھا نہ ہو۔ ان میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتے۔ ہاں اگر

حقیقی کامیابی

حاصل کرنا چاہتے ہو۔ دائمی خوشی پانے کی خواہش رکھتے ہو اور درمیانی حالتوں کو مقصد قرار نہیں دیتے۔ تو اس کی نہ صرف ہم اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ ذمہ لیتے ہیں۔ کہ ضرور کامیاب کر دیں گے۔ اسی کی طرف اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔ فوز کہتے ہیں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کو اس آیت میں وہ

دونوں باتیں

بتائی گئی ہیں۔ جو کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ من یطع اللّٰہ ورسولہ میں فرمایا۔ تمہارے مقاصد ایسے نہ ہوں۔ جو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے مقاصد کے خلاف ہوں۔ اگر ان کے مطابق ہوں۔ تو پھر ہم تمہیں اس بات سے روکتے نہیں۔ کہ دنیا کی خوشیاں حاصل کرو۔ بلکہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔ ہم ذمہ واری لیتے ہیں۔ کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے اور کامیابی بھی معمولی نہیں۔ بلکہ

عظیم الشان کامیابی

حاصل ہوگی۔ یہ اسلام کا دیگر مذاہب سے فرق ہے۔ بعض مذاہب نے تو یہ کہا ہے۔ کہ نفسانی خواہشات بغیر حدبندی کے انسان کا مقصود ہیں۔ مگر اسلام نے کہا یہ نہیں۔

انسانی خواہشات

حدبندی کے اندر اندر ہی اچھی ہیں۔ اور ان کے لئے حدبندی یہ ہے۔ کہ من یطع اللّٰہ ورسولہ۔ وہ خواہشات جو اللہ اور اس کے رسول کے منشا کے ماتحت ہوں۔ وہ اچھی ہیں۔ پھر بعض مذاہب نے کہا ہے۔ انسانی خواہشات کو مارنا۔ دکھ اور تکلیف اٹھانا۔ برا اور خراب کھانا کھانا

انسانی کمال

ہے۔ اسلام کہتا ہے۔ یہ بھی نہیں۔ جو حدبندی ہم نے کی ہے۔ اس کے اندر رہ کر انسانی خواہشات کو پورا کرنا۔ اور ان کو نہ دبانا ہی کمال ہے۔ ایسا کرنے سے

علو ہمت

حاصل ہوگی۔ اور اس میں ہماری مدد شامل ہوگی۔ اسلام نے یہ بات کس شان اور کتنی وضاحت کے ساتھ پایۂ ثبوت تک پہنچائی۔ اس کے متعلق دیکھو۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ کے آنے سے مسلمانوں کی ہمتیں کسقدر بڑھ گئیں۔ اور ان کے ارادے کس قدر بلند ہو گئے

ابتدائی حالت

میں مسلمان کیا سمجھتے ہوں گے۔ کہ انہیں دنیا میں کیا تغیر پیدا کرنا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ اپنے ملک میں ایسا انتظام کرنا ہے۔ جو امن قائم کرنے والا ہو۔ یہ بھی بڑے بڑے لوگوں کے خیالات ہوں گے۔ عام لوگوں کو یہ بھی خیال نہ آتا ہو گا۔ پھر جب خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس وجہ سے وسعت دی کہ وہ اس کی منشاء کے مطابق کام کرنے والے تھے۔ اس وقت ان کی نظر شام اور مصر تک پہنچی۔ اس وقت وہ یہ بھی جانتے ہوں گے۔ کہ

سپین اور چین

کیا چیزیں ہیں۔ اور کہاں واقعہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں میں کسی کے دل میں تجارت کی خواہش پیدا کی۔ کوئی سفر کرتا ہوا دوسرے ممالک میں پہنچ گیا۔ اور پھر ایسے مسلمان وہیں آباد ہو گئے۔ اور

تبلیغ اسلام کے ذریعہ

مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ حتےٰ کہ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جہاں مسلمان نہ پہنچے ہوں۔ تازہ تحقیق سے تو یہ بھی ثابت ہوا ہے۔ کہ امریکہ میں مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پہنچے اور پھر بحری آمد و رفت کے ذرائع میں نقص کی وجہ سے وہ دوسرے مسلمانوں سے تعلقات نہ رکھ سکے۔ اور منقطع ہو گئے۔ بہرحال وہاں

پرانی مساجد

کے جو انگریزوں کے وہاں جانے سے پہلے کی ہیں۔ نشانات

ملے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمان امریکہ میں بھی گئے۔ غرض اللہ تعالےٰ کی طرف سے مومن کے لئے اس قدر ترقیات ہوتی ہیں۔ کہ وہ ان کو اپنے خیال میں بھی نہیں لا سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے دنیوی نعمتوں کو بھی جنت قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ ولمن دونھما جنتٰن

مومن کے لئے دو جنت

ہیں۔ ایک اس کی زندگی میں۔ اور ایک دوسری زندگی میں۔ اور جنت کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں لاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر۔ کہ ان کو نہ آنکھوں نے دیکھا۔ نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا نقشہ آیا۔ اس لئے وہ جنت جو دنیا میں ہے۔ اس میں بھی اس

مشابہت کا پایا جانا

ضروری ہے۔ یعنے مومن کا جو ارادہ اور خواہش ہو۔ اس سے بہت بڑھ کر اسے حاصل ہو۔ اور وہ اس قدر ہو۔ جسے نہ پہلے اس کی آنکھوں نے دیکھا۔ نہ اس کے کانوں نے سنا۔ اور اس کے دل میں اس کا خیال آیا ہو۔ اسی صورت میں وہ جنت کے مشابہ ہو سکتی ہے۔ ایسی ترقیات کا ملنا

حقیقی ایمان

کے نتیجہ میں ضروری ہے۔ یہ ترقیات کس طرح ملیں۔ یہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اختیار میں رکھی ہیں۔ اور اس قسم کے

قومی وعدے

جو مومنوں کے متعلق پورے کئے جاتے ہیں۔ ان کی بنیاد دل کی ان کیفیتوں پر ہوتی ہے۔ جن سے انسان خود بھی آگاہ نہیں ہوتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق فرمایا۔ ان کا درجہ نمازوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ہے۔ تو

خدا تعالےٰ کا معاملہ

دل کی کیفیت سے ہوتا ہے۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ ہر کام میں خدا اور اس کے رسول کے منشار کو ملحوظ رکھے تاکہ خدا تعالیٰ کی

۱۸ اپریل ۱۹۳۳ء

بعد نماز عصر

پنجابی اور تبلیغ

جماعت احمدیہ ضلع شاہ پور کے ایک نوجوان محمد دین صاحب نے اپنے علاقہ کی زبان میں خود بنائے ہوئے تبلیغی ڈھولے سنائے۔ اور عرض کیا۔ ہمارے علاقہ کے لوگ یہ ڈھولے بہت دلچسپی سے سنتے ہیں۔ اور تبلیغ احمدیت میں ان سے بہت مدد مل رہی ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نظم فرمایا پنجابیوں نے ہر رنگ میں تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے ؛

احمدیت کے متعلق مضمون

راستبازوں کی شناخت

دنیا میں جب سے بنی نوع انسان کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی وقت سے اللہ تعالےٰ اپنے مامور اور نبی بھیجتا رہا۔ اور اپنے مامورین کی سچائی کے لئے صدہا نشان ظاہر کرتا رہا۔ منجملہ ان معیاروں کے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں سچوں کے بیان کئے ہیں۔ ایک یہ ہے ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہٖ افلا تعقلون۔ اے رسول تو ان کو کہدے۔ کہ میں اس دعویٰ وحی سے پہلے ایک لمبا عرصہ عمر کا تم میں گزار چکا ہوں۔ کیا تم عقل نہیں کرتے۔ یعنی میرے دعوے سے پہلے کی پاکیزہ زندگی اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ میں سچا ہوں۔ یوں تو نبی کی زندگی کا ہر لمحہ پاکیزہ ہوتا ہے۔ مگر دعوے کے بعد لوگوں میں تعصب پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے دعوے سے پہلے کی زندگی کو سچائی کے ثبوت میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ سے پہلے کی ۴۰ سالہ زندگی اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ آپ سچے تھے۔ کیونکہ دعوے سے پہلے جب آپ چالیس سال تک سچ بولتے رہے۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ اس کے بعد یکلخت آپ انسانوں کو چھوڑ خدا پر جھوٹ بولنے لگیں۔ کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے۔ اسی معیار کے مطابق آؤ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فداہٗ نفسی کے دعوے کو پرکھیں۔ آپ نے چالیس سال کی عمر میں مامور ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور اسی معیار کو ان لفظوں میں پیش کیا۔ کہ

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی میں لگا نہیں سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقوےٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۲)

باوجود اس قدر تحدی کے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپ کے دعوے سے پہلے کی زندگی میں کوئی حرف گیری کر سکے۔ بلکہ آپ کے مخالفوں نے گواہی دی۔ کہ آپ کی زندگی نہایت ہی پاک تھی چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو جماعت اہلحدیث کے سردار سمجھے جاتے تھے۔ آپ کی کتاب براہین احمدیہ کے متعلق ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ کی موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا اور اس کا مولف (حضرت مرزا صاحب) بھی اسلام کی جانی و مالی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۷)

اسی طرح آپ کے متعلق مولوی سراج الدین صاحب احمد بانی اخبار زمیندار اپنے اخبار مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں۔ "ہم اپنے ذاتی علم اور تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اپنی جوانی کے دنوں میں بھی وہ (حضرت مرزا غلام احمد صاحب) نہایت نیک متقی اور پرہیزگار تھے۔"

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے اشد مخالف بھی آپ کے دعوے سے پہلے کی زندگی کو نہایت پاکیزہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اپنی کتاب رسالہ "تاریخ مرزا" ص ۵۳ پر لکھتے ہیں "براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷۔ ۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا" یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے

دوسرا معیار قرآن مجید میں سچوں کے پرکھنے کا یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بایاتہٖ انہ لایفلح الظالمون (یونس) اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ پر افترا کرے۔ یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ یقیناً ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ سب سے بڑا ظالم وہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ پر افترا باندھے۔ یعنی یہ کہے۔ کہ مجھ کو اس نے بھیجا ہے۔ اور مجھ سے خدا کلام کرتا ہے۔ حالانکہ خدا نے اس کو نہ بھیجا ہو۔ یا پھر وہ جو خدا کی آیات کو جھٹلائے یعنی خدا کے بھیجے ہوؤں کا انکار کرے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیونکر علم ہو۔ کہ خدا کی طرف سے آنے کا دعوے کرنے والا بوجہ جھوٹا ہونے کے بڑا ظالم ہے۔ یا خدا کی طرف سے ہے البتہ اس کا انکار کرنے والا بڑا ظالم ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے خود فیصلہ کر دیا ہے۔ فرمایا۔ انہ لایفلح الظالمون جو ان دونوں میں سے ظالم ہے۔ اس کی یہ نشانی ہے۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو گا۔ اب یہ امر صاف ہے۔ کہ جو خدا کی طرف سے مامور ہونے کے مدعی ہوتے ہیں۔ انکی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ ان کی آواز دنیا میں پھیل جائے۔ اور سعید لوگ اسے قبول کر لیں۔ جو ان کے مخالف ہوتے ہیں۔ انکی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کوئی بھی ان کا ہمخیال نہ ہو۔ اسی معیار پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو معلوم کرتے ہیں۔ آپ نے دعوے کیا۔ کہ مجھ کو خدا تعالےٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اے حق کے طالبو آؤ ہم دیکھیں۔ کہ خدا نے آپ کے دعویٰ کے بعد آپ سے کیا معاملہ کیا۔ اور کیا آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ یا آپ کے مخالف آپ گمنامی کی حالت میں ایک گمنام بستی (قادیان) میں ظاہر ہوئے۔ آپ کے دعویٰ کے بعد آپ کے دوست دشمن اور اپنے بیگانے ہو گئے

تمدنِ اسلام

بے ہودہ وصیت کی منسوخی کا حکم

اسلام کا امتیاز

اسلام نے تمدنِ انسانی کے باریک در باریک پہلوؤں کے متعلق ضروری ہدایات دی ہیں۔ اور یہ بھی اس کے افضل ترین مذہب ہونے کی ایک بڑی زبردست دلیل ہے۔ کہ وہ اپنے ماننے والوں کو تمام غلط اور مہلک رستوں سے۔ بچا کر ایک محفوظ اور سلامتی کے رستہ پر چلانے کا انتظام کرتا ہے۔ ہر بے راہ روی کے موقعہ پر راہِ راست دکھانے کے لئے موجود ہوتا ہے اور یہ وہ خصوصیت اور امتیاز ہے۔ جو دنیا کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتا۔

اسلام کے مفید احکام

ایک سطحی نظر سے دیکھنے والے کو اسلامی احکام میں بعض ایسی باتیں نظر آئیں گی۔ جو بظاہر بلا ضرورت دکھائی دیں گی اور ایسا انسان خیال کرے گا۔ کہ ان سے کسی کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ اسلام اس ہستی کی طرف سے ہے جو ہر قسم کے حالات سے واقف ہے۔ اس لئے ان امور کے بیان کرنے کی ضرورت اور معقولیت بھی ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ اور دنیا میں ایسے واقعات کا ظہور پذیر ہونا دراصل اسلام کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے کا ایک بہت زبردست ثبوت ہے۔

وصیت کے متعلق ایک ضروری حکم

اسلام کے سوا دنیا کے دیگر مذاہب نے اپنے پیرواں کو زندگی میں پیش آنے والے حالات اور مشکلات میں بھی پوری راہ نمائی نہیں کی۔ لیکن اسلام نے نہ صرف زندگی بھر کے لئے مکمل ضابطہ پیش کیا ہے۔ بلکہ وفات کے بعد سے متعلق امور میں بھی مناسب اور معقول ہدایات دی ہیں۔ مثلاً موت سے قبل وصیت کا حکم دیا۔ تا اس کے بعد اس کی وراثت کے متعلق ورثا میں جھگڑے اور فساد پیدا نہ ہوں۔ اور پھر ورثاء کے لئے اس وصیت کا پورا کرنا ضروری ٹھہرایا۔ اور اس میں رد و بدل کرنا جرم اور گناہ قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے کہ فمن خاف من موص جنفاً او اثماً فاصلح بینھم فلا اثم علیه ان اللہ غفورٌ رحیم۔ یعنی جب یہ خوف ہو کہ وصیت کرنے والے کی طرف سے وصیت میں کسی کجی یا گناہ کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اور وہ پھر ان میں اصلاح کر دے۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی موصی ایسی وصیت کر جائے۔ جس سے اس پر گناہ کا وبال پڑتا ہو۔ اور وہ خطا کار بن جاتا ہو۔ تو اس میں مناسب رد و بدل کیا جا سکتا ہے۔

293

بظاہر قابلِ اعتراض بات

اب طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وصیت کے وقت کسی ایسی حرکت کے سرزد ہونے کا کیونکر امکان ہو سکتا ہے اگر تو وصیت زندگی کی امید منقطع ہو جانے پر لکھی گئی ہو۔ تو اس وقت انسان کی تمام توجہ آئندہ زندگی پر ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت میں اس کا گناہ کا مرتکب ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے لیکن اگر وصیت صحت و تندرستی کی حالت میں لکھی جا رہی ہو۔ تو بھی یہ ایک طبعی بات ہے۔ کہ اپنی موت کے بعد کے لئے انسان جو فیصلہ کر رہا ہو۔ اس کے اندر لازماً سنجیدگی اور متانت ہو گی۔ اور وہ کسی عزیز یا قرابتدار یا حق دار کی حق تلفی یا اور کسی رنگ میں لغویت و بے ہودگی کا مرتکب ہونا پسند نہ کرے گا۔ اس لئے یہ حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ اگر کوئی وصیت کرنے والا کجی یا گناہ کا ارتکاب کرے۔ تو اس کی وصیت سے اس نقص کو دور کر دینا چاہیئے۔

اہل مغرب کی ذہنیت

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کی ذہنیت کے پیش نظر اس قدر محتاط حکم کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ مغرب کی مادہ پرستی اور عیش و عشرت سے پر زندگی نے اشرف المخلوق انسان کو اس قدر اندھا اور از خود رفتہ کر دیا ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ وہ حین حیات میں اللہ تعالےٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ بلکہ موت بھی اس کے دل میں خشیت اللہ۔ خوف الٰہی اور رقت پیدا نہیں کر سکتی۔ اور وہ مرنے کے بعد بھی گناہ کے قیام کا موجب بننا چاہتا ہے۔ چنانچہ اخبارات میں آئے دن اہل مغرب کی ایسی ایسی وصیتیں چھپتی رہتی ہیں جنہیں دیکھ کر ماننا پڑتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو آخری دم تک دنیا کی گندگیوں اور آلائشوں سے اپنی نظر کو بلند کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اور وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ضروری نہیں موت کو سامنے دیکھتے ہوئے۔ اور یہ جانتے ہوئے۔ کہ اب ان کے لئے دنیا کی بدکرداریوں میں ملوث رہنے کا کوئی موقعہ نہیں۔ وہ معیوب امور کے قیام سے باز رہیں۔

عجیب و غریب وصایا

اس قسم کی متعدد وصیتیں آئے دن اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں جن میں سے مثال کے طور پر اس وقت دو کا ذکر کیا جاتا ہے۔ امریکہ کے ایک کروڑ پتی نے جس کا ایک لڑکا بھی زندہ موجود ہے۔ جب حال ہی میں وفات پائی۔ تو اپنے پیچھے حسب ذیل وصیت چھوڑی

"چند دوکانوں کے سوائے میری جائداد میں سے میرے بیٹے کو کچھ نہ دیا جائے۔ یہ جائداد فلاں فلاں اراکین کمیٹی کی تحویل میں رہے گی۔ اور میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری تمام جائداد کی آمدنی بیس کنواری صاحب جمال۔ نازک اندام اور گلاب رو لڑکیوں پر خرچ کی جائے۔ جو صبح و شام میری قبر پر رقص کیا کریں"

اسی طرح حال میں آکسفورڈ کی ایک نوجوان عورت مس ہیرٹ نے وفات پائی اور چار ہزار پونڈ ترکہ میں چھوڑے۔ جن کے متعلق وہ یہ وصیت کر گئی ہے۔ کہ ۲۰ شلنگ ہفتہ وار اس کے کتے کو دئیے جائیں۔ (بحوالہ پرتاپ ۱۲ اپریل ۳۳ء)

صداقت اسلام کا ثبوت

ان وصیتوں کو جو مشتے نمونہ از خروارے کی مصداق ہیں ناظرین مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ اسلام نے ایسی وصیتوں کے لئے ترمیم و تنسیخ کی جو گنجائش رکھی ہے۔ وہ کتنی ضروری اور لازمی بلکہ اقتضائے کمال ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی۔ تو یہ ایک نقص ہوتا یا نہیں کیونکہ اس صورت میں اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آ جاتا۔ تو پھر سخت مشکلات کا سامنا ہوتا۔ لیکن اسلام نے یہ گنجائش رکھ کر اس مشکل کے حل کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور اسی پر بس نہیں کی۔ حدیث شریف میں صاف طور پر آیا ہے۔ کہ لا وصیة فی معصیة اللہ یعنے جو وصیت احکام الٰہی کے خلاف ہو۔ وہ منظور نہیں کی جا سکتی اور مرنے والے کے ورثاء خلیفۂ وقت یا قاضی کے ذریعہ اسے منسوخ اور ترکہ کو شریعت کے مقرر کردہ حصص کے مطابق تقسیم کرا سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی حالت

اسلام کے سوا کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس نے موت سے قبل ترکہ کے متعلق وصیت کرنے کی ضرورت ظاہر کی ہو۔ اور پھر ورثا کے لئے ترکہ میں سے حصص مقرر کر کے لڑائی جھگڑوں کا انسداد کر دیا ہو۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عام طور پر مسلمان ترکہ کے متعلق اسلام کی حکیمانہ تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ جس کے نتیجہ میں ان کے ورثاء کو سخت پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کچھ تھوڑا بہت ترکہ یا جائداد ہوتی ہے۔ اسے تقسیم کرانے کے لئے مدتوں کچہریوں کی خاک چھاننی پڑتی ہے۔ اور بسا اوقات پریوی کونسل تک جانے کے مصارف برداشت کئے جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات اصل جائداد کی قیمت سے بھی زیادہ اس مقدمہ بازی پر خرچ آ جاتا ہے۔ پھر محض اس وجہ سے قتل ہوتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بداخلاقیاں اور کمینہ حرکات کی جاتی ہیں۔ گویا اسلام کی اس تعلیم سے تغافل برتنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور من حیث القوم مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

کاش مسلمان اسلام کی ہر تعلیم کو خضر راہ بنائیں۔ تا دنیا میں ہی جنت کی زندگی حاصل کر سکیں۔

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یکم مئی ۱۹۳۳ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک ایک سال کے لئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔

بمبئی

جنرل سکرٹری — کے۔ ایم۔ اسمٰعیل صاحب
سکرٹری تبلیغ — خواجہ محمد شریف صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — شیخ محمد شفیع صاحب
سکرٹری امور عامہ — شیخ یعقوب علی صاحب
سکرٹری مال، سکرٹری وصایا — ڈاکٹر عطر الدین صاحب

نیروبی

سکرٹری تعلیم و تربیت — سید محمود اللہ شاہ صاحب
لائبریرین — مسٹر محمد عارف صاحب

جالندھر چھاؤنی

پریذیڈنٹ — ماسٹر فقیر احمد صاحب
جنرل سکرٹری — بابو فضل الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — مسٹر محمد عبداللہ صاحب شاکر
سکرٹری امور عامہ — عبدالحکیم صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — بابو فضل الدین صاحب
سکرٹری مال، سکرٹری وصایا — عبداللطیف صاحب سبمل

پونچھ

پریذیڈنٹ، سکرٹری تبلیغ، سکرٹری تعلیم و تربیت — شیر احمد خان صاحب
جنرل سکرٹری، سکرٹری امور عامہ، سکرٹری وصایا — غلام حسین خان صاحب
سکرٹری امور خارجہ، سکرٹری مال — منشی فتح محمد خان صاحب
آڈیٹر — سردار فتح محمد خان صاحب

حیدرآباد سندھ

پریذیڈنٹ — بابو عطاء اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ — ماسٹر رحمت اللہ صاحب
محاسب — منظور احمد خان صاحب

بنگہ

پریذیڈنٹ — چوہدری بابو خان صاحب
جنرل سکرٹری — مولوی رحمت اللہ صاحب باغانوالہ
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی عطا محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ، سکرٹری وصایا — حکیم فضل الدین صاحب
سکرٹری ضیافت — مولوی محمد دین صاحب
سکرٹری مال، محاسب — حکیم فضل الدین صاحب
آڈیٹر — شیخ رحمت اللہ صاحب پٹواری
امین — سندھی شاہ صاحب (ناظر اعلیٰ ۱۷ اپریل)

انجمنہائے احمدیہ ضلع گورداسپور ہوشیار پور جالندھر کو اطلاع

بابا محمد حسین صاحب واعظ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی ہیں۔ اور جن سے اکثر احباب واقف ہیں۔ دورے پر روانہ ہو چکے ہیں۔ امید ہے۔ کہ جماعتیں ان کے وعظ و نصائح سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی۔ نیز وہ چندہ کی تحریک بھی کریں گے۔ اگر چندوں کے حساب بات دیکھنا چاہیں اور چندہ کے متعلق بعض امور دریافت کریں۔ تو سکرٹریان مال کو ان کا تعاون کرنا چاہیئے۔ اسی طرح تربیت کے کام کے متعلق بھی سکرٹریان تعلیم و تربیت کو تعاون فرمانا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نظارتوں کو تار دینے کے متعلق

ضروری اعلان

یہ اعلان پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ نظارتوں کے نام جو تار بھیجے جائیں۔ ان کے پتہ میں نظارت کے نام کے ساتھ "احمدیہ" لفظ ضرور ہونا چاہیئے۔ ورنہ تار تقسیم نہیں کیا جاتا۔ لیکن احباب اس بات کو مد نظر نہیں رکھتے۔ اس لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت کے نام کے تار میں احمدیہ لفظ ضرور لکھا جایا کرے۔ مثلاً ناظر تبلیغ احمدیہ یا ناظر تعلیم احمدیہ۔ یا ناظر اعلیٰ احمدیہ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ممبران دارالانوار کمیٹی کے لئے ضروری اعلان

دارالانوار کمیٹی کے حصہ داروں سے ماہ نومبر میں نقشہ دارالانوار بھیجتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنے لئے جو نمبر پسند فرمائیں۔ ان کے متعلق جلد اطلاع دیں۔ تاکہ جلد سے جلد تقسیم قطعات کا کام کیا جا سکے۔ احباب نے اپنے منشا کے ماتحت نمبروں کی پسندیدگی سے اطلاع دی۔ اور اس پر دفتر دارالانوار کمیٹی نے تقسیم قطعات کے لئے مندرجہ ذیل نقشے طیار کئے۔

(۱) تمام احباب کے نام کے سامنے ان نمبروں کا اندراج کیا گیا۔ جن کو احباب نے اپنے لئے پسند فرمایا۔

(۲) دوسرا نقشہ یہ طیار کیا گیا۔ کہ ایک نمبر پر کن کن احباب کا مطالبہ ہے۔

یہ ہر دو نقشے دارالانوار مینجنگ کمیٹی میں ۲۶ مارچ کو پیش کرتے ہوئے سکرٹری نے درخواست کی۔ کہ اس کام کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ مینجنگ کمیٹی نے ایک سب کمیٹی تین اصحاب کی منظور فرمائی۔

اس سب کمیٹی نے تین دن متواتر محنت کر کے تقسیم قطعات کی۔ اور حسب فیصلہ مینجنگ کمیٹی مندرجہ ذیل اصول کو مد نظر رکھا۔

(۱) سب سے پہلے اے کلاس کی تقسیم کی جائے۔ اے کلاس کے جن نمبران پر ایک سے زیادہ احباب کا مطالبہ ہو۔ ان کی بذریعہ قرعہ تقسیم ہو۔ اور جو احباب اے کلاس میں قرعہ سے رہ جائیں۔ ان کو بی کلاس میں مقدم رکھا جائے۔ اس کے بعد اسی طرح بی کلاس کی تقسیم ہو۔ اور جو احباب اے یا بی کلاس میں قرعہ سے رہ جائیں۔ سی کلاس میں ان کو مقدم کیا جائے۔ اور پھر سی کلاس کی زمین کی تقسیم میں ایک نمبر پر ایک سے زیادہ احباب کی صورت میں بذریعہ قرعہ تقسیم ہو اور جو احباب اس میں رہ جائیں۔ ان کو ڈی کلاس میں مقدم کر کے جن نمبروں کے متعلق ایک سے زیادہ احباب کا مطالبہ ہو۔ وہاں قرعہ ڈالا جائے۔ چنانچہ اے۔ بی۔ سی۔ ڈی کلاس کی زمینوں میں اسے حسب فیصلہ مینجنگ کمیٹی اصول قرار دیا گیا ہے۔ اور اس امر کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ کہ رشتہ داروں کو آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہی جگہ ملے چنانچہ سب کمیٹی نے قطعات کی تقسیم کا نقشہ حسب فیصلہ مینجنگ کمیٹی میں ۱۲ اپریل ۱۹۳۳ء کو پیش کیا۔ مینجنگ کمیٹی نے یہ تقسیم ملاحظہ فرما کر مناسب سمجھا کہ اسے جنرل اجلاس

میں پیش کیا جائے۔ پھر یہ نقشہ ۱۴ر اپریل ۱۹۳۳ء کو جنرل اجلاس میں پیش کیا گیا۔ جس میں فیصلہ ہوا ہے کہ

(۱) "چونکہ پہلے تین سال کے اندر اندر ساری زمینوں کی قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اس عرصہ میں کچھ نہ کچھ مکانوں کا بنانا بھی ضروری ہے۔ تاکہ لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو۔ پس ان ہر دو امور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قاعدہ بنایا جاتا ہے۔ کہ کوئی حصہ دار بشرطیکہ اس کی اپنی زمین نہ ہو۔ یا یہ کہ انجمن کے قواعد سے بالا طور پر زمین نہ خرید رہا ہو۔ کسی ایک حصہ دار کو ۸ کنال سے زیادہ زمین خریدنے کا قواعد کمیٹی کے ماتحت اختیار نہ ہو۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ آٹھ کنال سے جو زائد زمین خریدے۔ اس کی قیمت دو سال کے اندر اندر کمیٹی کو ادا کر دینے کا ذمہ دار ہو"

(۲) "کسی خریدار کو خواہ اس کا آٹھ کنال یا اس سے کم کا مطالبہ ہو۔ اس کے حصے کے پچاس فی صدی سے زیادہ کے مقابلہ میں زمین نہ دی جائے۔ اگر کسی کی زمین کی قیمت پچاس فی صدی رقم سے زائد بنتی ہو۔ تو اس کے لئے لازمی ہو۔ کہ وہ دو سال کے اندر اندر مندرجہ بالا پچاس فیصدی رقم سے جو رقم زائد بنتی ہو۔ وہ ادا کر دے"

"تمام ممبران کو اطلاع دی جائے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی دوست مطالبہ زمین میں تبدیلی کرنا چاہیں۔ تو مینیجنگ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ مینیجنگ کمیٹی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے خواہ موجودہ الاٹمنٹ میں مناسب تبدیلی کر کے انتظام کرے۔ خواہ نیا الاٹمنٹ کرے"

جنرل کمیٹی میں منظور شدہ نقشہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام حصہ دار	نمبر پلاٹ	کلاس	رقبہ کنال
(۱)	کریم بخش صاحب منصوری	۱۰	اے	۸
(۲)	محمد عبدالرحمٰن صاحب دہلی	۶۵	ڈی	۶
(۳)	بابو محمد شفیع صاحب شب قدر	۲۸	اے	۸
(۴)	شیخ یوسف علی صاحب بی اے قادیان	۷۱	ڈی	۳
(۵)	قاسمی محمد شریف صاحب فیروزپور	۲۹	اے	۱۲
(۶)	ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان	۶۱-۶۳-۶۴-۶۶	ڈی	۱۰
(۷)	بابو محمد رفیع صاحب لاڑکانہ	۵۱	بی	۶
(۸)	مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور	۴۷	بی	۲
(۹)	چوہدری ابوالہاشم صاحب کلکتہ	۲۲	بی	۸
(۱۰)	قاضی عبدالمجید صاحب ماڑی	۳۸	سی	۲
(۱۱)	سید صادق علی صاحب	۴۳-۴۴	بی	۳
(۱۲)	میاں محمد شریف صاحب شیخوپورہ	۴۰-۴۲-۳۵-۳۶	بی	۱۶
(۱۳)	حافظ عبدالسلام صاحب دہلی	۲۷	اے	۴
(۱۴)	سید عزیز اللہ شاہ صاحب	۴۹	اے	۸
(۱۵)	قاضی خلیل الرحمٰن صاحب بنگال	۲۴	اے	۸
(۱۶)	ڈاکٹر فتح الدین صاحب درگئی	۴۱-۴۲	بی	۴
(۱۷)	میاں محمد یوسف صاحب لاہور	۵۵	سی	۸
(۱۸)	قاضی محمد اسلم صاحب لاہور	۳۹	سی	۸
(۱۹)	صدر انجمن احمدیہ قادیان	۴-۶-۵۲-۵۳-۸۳-۷۸-۸۲-۸۰	اے-بی، سی	۴۹-۶-۵/۸
(۲۰)	میاں کریم بخش صاحب دہلی	۷۶	ڈی	۴
(۲۱)	ڈاکٹر فضل الدین صاحب کینیا	۳۲	اے	۸
(۲۲)	محمد شفیع صاحب کیمبل پور	۶۶	ڈی	۴
(۲۳)	چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری	۱۹-۱۷-۸۷-۹۷	بی	۲۰
(۲۴)	چوہدری محمد لطیف صاحب منٹگمری	۹۶-۸۹	ڈی	۱۰
(۲۵)	چوہدری فقیر محمد صاحب رہتک	۹۰-۷۲-۸۸-۷۴	ڈی	۱۴
(۲۶)	سید حبیب اللہ شاہ صاحب	۸	اے	۸
(۲۷)	ماسٹر محمد شفیع صاحب کوٹ ادو	۶۰	سی	۲
(۲۸)	محمد یسین خانصاحب فیروزپور	۲۵	اے	۱۲
(۲۹)	ڈاکٹر شاہ نواز صاحب افریقہ	۳۰	اے	۸
(۳۰)	ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب رہتک	۸۶	بی	۴
(۳۱)	شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب سندھ	۶۹-۵۸/۱	ڈی-سی	۸
(۳۲)	بابو احمد جان صاحب لکھنؤ	۵۸	بی	۴
(۳۳)	شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری قادیان	۹۲-۷۰	ڈی	۱۰
(۳۴)	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی	۶۸	ڈی	۴
(۳۵)	بابو غلام محمد صاحب اختر لاہور	۵۹	ڈی	۶
(۳۶)	دوست محمد صاحب کلکتہ	۶۷	ڈی	۶
(۳۷)	ڈاکٹر سراج الدین صاحب لاہور	۳۱	بی	۴
(۳۸)	امۃ العزیز عائشہ بیگم قادیان	۷۵	سی	۴
(۳۹)	ماسٹر اقبال حسین صاحب نور محل	۷۳	ڈی	۲
(۴۰)	راجہ علی محمد خانصاحب راولپنڈی	۹۴	ڈی	۶
(۴۱)	چوہدری اعظم علی صاحب "	۹۳	ڈی	۶
(۴۲)	ڈاکٹر بدرالدین صاحب افریقہ	۳۳	بی	۶
(۴۳)	شیخ اللہ جوایا صاحب آگرہ	۲۳	بی	۱۰
(۴۴)	ڈاکٹر غلام علی صاحب سیستان	۲۱	بی	۴
(۴۵)	ڈاکٹر رشید احمد صاحب دہلی	۵۶	سی	۴
(۴۶)	میاں محمد الدین صاحب اپنی	۳۳	سی	۶
(۴۷)	امیر بیگم صاحبہ بٹالہ	۷۷	سی	۸
(۴۸)	بابو غلام حسین صاحب دہلی	۸۵	ڈی	۴
(۴۹)	محمد یوسف صاحب کیمور	۹۹	ڈی	۲
(۵۰)	چوہدری فتح خانصاحب چک ۸۲	۹۱	ڈی	۲
(۵۱)	بابو عبدالمجید صاحب دہلی	۹۸	"	۲
(۵۲)	ماسٹر حبیب الرحمٰن صاحب جام پور	۱۰۰	"	۴
(۵۳)	ملک نصر اللہ خانصاحب افریقہ	۸۴	ڈی	۴
(۵۴)	شمس الدین صاحب لنڈی کوتل	۹۵	"	۴
(۵۵)	ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی	۹۵	"	۴
(۵۶)	سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن	۳۰	بی	۱۲
(۵۷)	شیخ اللہ بخش صاحب پشاور	۸۱	ڈی	۸
(۵۸)	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب متھرا	۹۳	ڈی	۴

اس فہرست میں جن احباب کا نام نہیں۔ ان کے متعلق یہ عرض ہے کہ ان کو اب زمین تو سیع ہونے پر ملے گی جس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ اس فہرست کے ماسوا احباب میں ۵ دوست ایسے ہیں۔ جن کو کسی نہ کسی وجہ سے زمین کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ۷ ایسے ہیں۔ جن کا مطالبہ تو تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ زمین ختم ہو جانے کے باعث نہیں مل سکی۔ اور ۱۰ دوستوں کا مطالبہ نہ تھا۔ پس اس حساب سے ۱۷ دوست باقی ہیں۔ جن کو زمین نقشہ میں توسیع ہونے پر ملے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تقسیم قطعات کا مندرجہ بالا نقشہ دیتے ہوئے امور ذیل قابل توجہ احباب کرام ہیں۔

(۱) اگر آپ کو وہ ٹکڑہ جو بذریعہ قرعہ آپ کے حصہ میں آیا ہے۔ منظور ہے۔ تو آپ جلد تر اطلاع فرما دیں۔ تا اگر مطابق ریزولیوشن ۱۶ر ۱۷ دو سال کے اندر اندر زاید رقم کا مطالبہ ہو۔ تو اس کا نوٹ کر لیا جائے۔ اور بطور آخری فیصلہ یہ ٹکڑہ آپ کے نام ریزرو کر دیا جائے۔

(۲) اگر آپ کو یہ ٹکڑہ جو بذریعہ قرعہ آیا ہے نا پسند ہے تو بواپسی مطلع فرما دیں۔ کہ یہ ٹکڑہ کن وجوہات سے ناپسند ہے۔

اگر دوست تقسیم شدہ قطعات کو ایک دوسرے سے تبدیل کرنا چاہیں۔ تو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ ایسے دوستوں کے مطالبات جمع ہونے پر مینیجنگ کمیٹی میں پیش کر کے مناسب فیصلہ کرایا جائیگا۔

(۳) دارالانوار میں قیمتوں کی شرح حسب ذیل ہے:۔ اے کلاس فی مرلہ -/۱۰/۱۹ روپیہ۔ ایک کنال -/۸/۳۹۲ - بی کلاس فی مرلہ -/۱۲/۱۷ - ایک کنال -/۳۴۵ - سی کلاس فی مرلہ -/۱۴/۱۴ - ایک کنال -/۸/۲۹۷ - ڈی کلاس فی مرلہ -/۸/۱۲ - ایک کنال -/۲۵۰ روپیہ۔

(خاکسار۔ برکت علی خان سکرٹری دارالانوار کمیٹی)

ایک اشتہار کی ضرورت

ایک اشتہار "مرزائیت کی موت" کے نام سے ایک مخالف مولوی نے شائع کیا ہے۔ جس کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب

جدید محلہ دارالانوار میں نہایت باموقع اراضی قابل فروخت ہے

قادیان کے جدید اور بہترین محلہ یعنی محلہ دارالانوار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نئی کوٹھی دار الحمد کے بالکل سامنے قریباً سولہ کنال اراضی عزیزم مکرم میاں عبد اللہ خانصاحب کی قابل فروخت موجود ہے جو آپ ایک مجبوری کیوجہ سے میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اراضی کمیٹی دارالانوار کی خاص اجازت سے پرائیویٹ طور پر فروخت کی جارہی ہے۔ پرانی آبادی قادیان سے قریب ہونے کے علاوہ یہ اراضی حضرت صاحب کی کوٹھی کے بالکل سامنے کوٹھی کے گیٹ سے صرف چند گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور محلہ کے بہترین قطعات میں سے ہے۔ خریداروں کو آبادی کے لئے دارالانوار کی شرائط کی پابندی جو محلہ کی خوبصورتی اور خود مکان بنانے والوں کے مفاد کی خاطر مقرر کی گئی ہیں ضروری ہوگی۔ قیمت جو یکمشت لی جائیگی عہ فی مرلہ مقرر ہے دو کنال سے کم قطعہ فروخت نہیں کیا جائیگا۔ خواہشمند احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

فقط المعلن

مرزا بشیر احمد۔ ایم۔ اے۔ قادیان ۲۰-۴-۳۳

تجارت سے فارغ البالی
بیکاری سے خوشحالی

اگر آپ بیکاری میں مبتلا ہیں۔ یا اپنی موجودہ آمدنی کو تجارت کے ذریعہ بڑھانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے ہی علاقہ میں رہ کر معقول معاد پر کارپوریشن ہذا کی ایجنسی یا ملازمت چاہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا کے کسی ملک میں برائے حصول معاش یا دیگر کسی غرض سے جانا چاہتے ہیں۔ اور اس ضمن میں ضروری معلومات اور سہولتیں چاہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا کی کسی مارکٹ یا منڈی سے تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح کئی فوائد سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں تو آج ہی کارپوریشن ہذا کے ممبروں کی فہرست میں اپنا نام درج کرالیں۔ فیس ممبری صرف دو روپے سہ ماہی ہے۔ جو کہ درخواست ممبری کے ہمراہ آنے چاہئیں۔ اور درخواست ممبری ایک چھپے شدہ فارم پر کرنی چاہیئے۔ جو ایک روپیہ ادا کر کے دفتر ہذا سے لیا جاسکتا ہے۔ مفصل قواعد مفت طلب کرو۔

دی کمرشل اینڈ انڈسٹریل کارپوریشن

کارپوریشن چیمبرز کتاب محل فورٹ بمبئی

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ
بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا رو ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں ہزار ہا لوگوں کی مجرب و آزمودہ اور گزشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ اور جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے مشک آنست کہ خود ببوید قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک (نوٹ) علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات برائے امراض مخصوصہ مردان و زنان اور طاقت اور امراض چشم بہ رعائت مل سکتی ہیں ملنے کا پتہ

حکیم عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی
قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقعہ کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں مثلاً محلہ دار العلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان۔ جو اس وقت عام شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں یعنی بڑی سڑک پر بجائے عہ کے صرف ۱۲ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ بجائے ۱۲ کے صرف ۸ فی مرلہ۔ محلہ دار الفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب مسجد کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں اور آبادی کے وسط میں واقعہ ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت دریافت کیجاسکتی ہیں۔

المشتہر

محمد احمد مولوی فاضل پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے مضمون مندرجہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء سے چند فقرات

علاج بایو کیمک یا اکسیر بارہ نمک

کے متعلق نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ بارہ نمکوں کے علاج کی ایجاد نے علاج کو ایسا آسان کر دیا۔ کہ اب ہر شخص کی مقدرت میں ہو گیا۔ کہ وہ طبیب کے نہ ملنے کی صورت میں آسانی سے بغیر کسی خاص علم کے محض کتاب دیکھ کر معمولی اور روزمرہ کی شکایات کا علاج کر سکے۔ اور صرف ان بارہ معدنی اجزاء کے ذریعے جن سے انسانی جسم بنا ہے۔ تمام بیماریوں کا علاج ممکن ہو گیا فقط

تصحیح

الفضل ۱۹ جلد ۲۰ میں جو وصیت ۳۷۵۷ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بجائے شادی خاں کے شاہ دین چھپ گیا ہے۔ تصحیح کر لی جائے۔ سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گورنمنٹ آف انڈیا نے ۲۰ اپریل کو اعلان شائع کیا ہے کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے برٹش انڈیا اور ہندوستانی ریاستوں کے مندرجہ ذیل ۲۸ نمائندوں کو مشورہ کے لئے بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں۔ سر اکبر حیدری لیاقت حیات خاں۔ سر مرزا اسمٰعیل خاں۔ سر وی ٹی کرشنم آچاری سر منو بھائی مہتہ۔ سر پربھا شنکر پٹانی مسٹر لقا میپر۔ سر آغا خاں۔ مسٹر اے ایچ غزنوی۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ سر عبد الرحیم۔ بیگم شاہ نواز۔ ڈاکٹر ابیدکر سر تیج بہادر سپرو۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس۔ مسٹر ایم آر جیکر مسٹر این سی کیلکر۔ سر این این سرکار۔ سر سی پی رام سوامی آئر سر ہری سنگھ گوڑ۔ مسٹر این ایم جوشی۔ سردار بوٹا سنگھ۔ سر فیروز سیٹھنا۔ سر ای پی پٹرو۔ مسٹر لسے رنگا آئینگر۔ سر ہنری گڈنی۔ سر ہربرٹ کار۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی اکاڈیمک کونسل کا حال ہی میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہ میٹریکولیشن کے امتحان کے لئے آئندہ اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔

ڈاکٹر مونجے اور راجہ نریندر ناتھ میں پارلیمنٹری مشترکہ کمیٹی سے تعاون یا عدم تعاون کے سوال پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ راجہ نریندر ناتھ کہتے ہیں کہ پنجاب کے ہندوؤں نے سائمن کمیشن اور تینوں گول میز کانفرنسوں سے تعاون کیا۔ لیکن ان کی کوئی بات نہ سنی گئی۔ اب اگر مشترکہ منتخبہ کمیٹی کے روبرو بھی مہاسبھا نے شہادت پیش کی تو اس کا بھی اچھا نتیجہ نہیں نکلے گا۔ مگر ڈاکٹر مونجے کہتے ہیں اگر مسلمانوں اور برطانی طبقہ میں اتحاد پیدا ہو گیا۔ تو پھر ہندوؤں کی بات سنی جانے کا اور کوئی موقع نہیں ہوگا اس لئے تعاون کے ذریعہ ہی اپنی آواز کو مؤثر بنایا جائے۔

فارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ چین کے صوبہ سکیانگ میں بغاوت رونما ہو گئی ہے باغی یارقند تک بڑھ آئے ہیں اور یارقند پر قبضہ کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ برطانی قونصل جنرل کی درخواست پر چینی حکام نے اس نوعیت کی تجاویز اختیار کر لی ہیں۔ جن سے برطانی زندگیوں اور جائداد کی حفاظت ہو سکے۔ اس ہنگامہ خیزی میں دس ہندو ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن گزٹ کے ایک خاص ضمیمہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ روسی مال کی درآمد کی ممانعت کی جاتی ہے۔ اس اعلان میں روسی درآمد کی تقریباً اسی فیصدی اشیاء کی ممانعت کی گئی ہے۔ جس پر ۲۶ اپریل سے عمل شروع ہو جائیگا۔

ڈاکٹر محمد عالم نے ۲۰ اپریل کو کلکتہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حقوق شہریت کے لئے مذہب کی بنا پر جو اتحاد کیا جائے۔ وہ فضول ہے۔ میں پالیٹکس اور معیار تہذیب سے مذہب کو نکال دینا چاہتا ہوں۔

ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ٹیلیفون پر بات کرنے کا سلسلہ شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق یکم مئی سے شروع ہو جائیگا۔ اور تین منٹ گفتگو کرنیکی فیس ۸۰ روپے ہوگی۔

کلکتہ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ گورنر باجلاس کونسل کو اطمینان ہو گیا ہے کہ وہ ہنگامی صورت حالات جس کی وجہ سے اضلاع ہوڑہ۔ بردوان۔ مدناپور۔ فرید پور اور دیناج پور وغیرہ میں آرڈیننس ایکٹ جاری کیا گیا تھا نہیں رہی۔ اس لئے اب ان اضلاع سے یہ دفعات ہٹائی گئی ہیں۔

سر ہنری کریک فنانس ممبر پنجاب گورنمنٹ نے ۱۹ اپریل کو گوجرانوالہ میں مسلم زمیندار ایسوسی ایشن کے ایک ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب سول نافرمانی کی تحریک مر چکی ہے۔ اور اس کے دوبارہ زندہ ہونے کی کوئی امید نہیں

ریاست اندور کی گورنمنٹ نے بجٹ کو متوازی کرنے کے لئے ایک ہزار یا اس سے زیادہ تنخواہ پانے والے افسروں کی تنخواہوں میں بیس فیصدی تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے سونے کی برآمد پر پھر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس پابندی سے ملک میں اجناس کے نرخوں کو ٹھیک حالت پر لانا مقصود ہے۔

ٹوکیو سے ۲۰ اپریل کی اطلاع ہے کہ اگر ہندوستان اور جاپان کے تجارتی تعلقات کا تسلی بخش حل نہ ہوا۔ تو جاپان ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ کر دیگا۔

الور میں صورت حال پھر نازک ہو رہی ہے۔ ہندو تقریباً دس دن سے ہڑتال کئے بیٹھے ہیں اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

گوری پور (بنگال) کے ڈاکخانہ میں ۱۹ اپریل کو ریوالوروں سے مسلح چند نوجوان داخل ہوئے۔ اندر ایک پہرہ دار سو رہا تھا انہوں نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دئے۔ اور ریوالور دکھا کر آہنی صندوق کی چابی طلب کی۔ اس کے یہ بتلانے پر کہ وہ پوسٹ ماسٹر کے پاس ہے حملہ آور وہاں گئے اور اس سے چابی چھین لی ڈاکخانہ لوٹ لیا اور پھر نواب آد ڈھاکہ کی کچہری کو بھی جو ساتھ ہی واقع تھی لوٹ لیا۔

مہاراجہ الور نے ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ وہ صرف سودیشی پارچات استعمال کیا کریں گے۔

پشاور سے ۲۱ اپریل کی اطلاع ہے کہ روس کی شمال مشرقی سرحد پر جاپان سے جنگ کی زبردست تیاریاں شروع ہیں اور بالشویک افواج بھاری تعداد میں سرحد پر اکٹھی ہو رہی ہیں۔ صورت حالات اتنی نازک ہو چکی ہے کہ نہیں کہا جا سکتا کس وقت جنگ شروع ہو جائے۔

منچورین گورنمنٹ نے روسی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ ایک ماہ کے اندر چینی مشرقی ریلوے کے وہ انجن ڈبے اور مال ڈبے جن پر منچورین گورنمنٹ کے بیان کے مطابق سوویٹ گورنمنٹ نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے۔ واپس کر دے۔ اس کے جواب میں روسی سفیر نے لکھا ہے کہ نہ صرف وہ ڈبے اور انجن جن کی واپسی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے سوویٹ گورنمنٹ کی ملکیت ہیں۔ بلکہ سوویٹ گورنمنٹ گذشتہ چند سال میں اور بھی کتنے ڈبے اور انجن چینی مشرقی ریلوے کو مہیا کرتی رہی ہے۔

چین میں جاپانی افواج کی پیش قدمی برابر جاری ہے جاپانیوں نے مزید ۲۵۰ مربع میل کے رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانیوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ بعض پمفلٹ بھی تقسیم کئے۔ جن میں لکھا ہے کہ مغرب کی گوری قوموں نے چین کو غلام بنا رکھا ہے اور جاپانی فوجیں ان کے ظلم و تشدد سے نجات دلانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

ڈاکٹر ابیدکر اور ان کے چند رفقاء "بمبئی کرانیکل" کی اطلاع کے مطابق اس کوشش میں مصروف ہیں کہ میثاق پونا کے بعض مبادیات پر نظر ثانی کی جائے۔ اور گاندھی جی کی منظوری کے بعد اس معاہدہ کو سلیکٹ کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے۔ ڈاکٹر ابیدکر کا خیال ہے۔ کہ پینل سسٹم کی بجائے مولانا محمد علی کا فارمولا پیش کیا جائے۔

مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے پریزیڈنٹ علامہ سر محمد اقبال کو اختیار دیا ہے کہ وہ ہز ہائی نس سر آغا خاں کے مشورہ کے ساتھ اگر ضرورت ہو تو جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں گواہ بھیج سکتے ہیں مگر انہیں اسی فہرست میں سے گواہ منتخب کرنے پڑینگے۔ جو ورکنگ کمیٹی کی منظور کردہ ہوگی نیز کمیٹی نے سلیکٹ کمیٹی کے برطانی ہند کے مندوبین میں مسلمانوں کی ناکافی نیابت کی شکایت کرتے ہوئے مزید نیابت کا مطالبہ کیا ہے اور سکرٹری کو اختیار دیا ہے کہ وہ اس مطالبہ کو وائسرائے وزیر ہند اور چیئرمین سلیکٹ کمیٹی تک پہنچا دیں

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان [illegible]